یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

(Registered. L. No. 352)

اخبار اہلحدیث

امرتسر

جلد ۵ نمبر ۲۱

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج کئے جائینگے مگر ناپسند واپس کرنا [illegible] +

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ	عـہ
والیان ریاست سے "	عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے "	للعـہ
عام خریداروں سے "	۲؍
" ششماہی	۱؍
ممالک غیر سے سالانہ	۵ شلنگ
" ششماہی	۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مہتمم مطبع اہل حدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر مورخہ ۲۳ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۷ مارچ ۱۹۰۸ء یوم جمعہ مبارک

مذاکرہ علمیہ
امامت اور اقتداء

کے مسئلہ کے متعلق جو اہلحدیث مورخہ ۱۳ مارچ میں مفصل لکھکر علماء کرام سے استفتاء کیا تھا۔ اس سے غرض باتباع سلف صالحین مسئلہ کی تحقیق کرنا منظور تھا۔ چنانچہ بحمداللہ جن جن علماء نے اس دینی کام کی طرف توجہ فرمائی ہے انکی آراء مع شکریہ کے درج ذیل ہیں اکثر تو ان میں موافق اور خاکسار کی تحقیق کی مؤید ہیں۔ بعض مخالف بھی ہیں جو بغرض تحقیق و اظہار حق سب درج ہونگی۔ جن حضرات نے آجتک توجہ نہیں فرمائی اُن کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ اپنی اپنی رائے سے بہت جلد اطلاع بخشیں تاکہ باقاعدہ مسئلہ کی تحقیق ہو سکے۔ سلسلہ آراء درج ذیل ہے:-

جناب استاد مکرم مولانا حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی

تحریر فرماتے ہیں:

"آپکو مسئلہ معلوم ہو گیا۔ اگرچہ میرا یہ مشرب نہیں لیکن اخذ آپکا اور وجہ استدلال مجھکو بہت پسند ہے اور سلف میں بہت سے اہل علم کا یہی مذہب ہے"

جناب مولانا حافظ عبداللہ صاحب مدرس اول مدرسہ احمدیہ آرہ تحریر

فرماتے ہیں:-

"یہ مسئلہ امامت و اقتداء میں آج سے نہیں مدتوں سے میرا یہی خیال ہے کہ ہر ایک نیک کام جس میں شرکت و معاونت ممکن ہو اُس میں شرکت و معاونت جائز ہے امام کوئی بھی ہو نماز بھی ایک ایسا ہی نیک کام ہے تو اس میں بھی شرکت و معاونت جائز ہے امام کوئی بھی ہو اس کے دلائل ہیں سے اول دلیل آیہ کریمہ تعاونوا علی البر والتقوی ہے اور دلیل دوم حدیث شریف یصلون لکم فان اصابوا فلکم ولھم وان اخطاؤا فلکم وعلیھم۔ دلیل سوم حدیث شریف صلوا خلف کل بر و فاجر ہے اور اس کے مؤیدات میں سے خلیفہ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قول الصلوۃ احسن ما یعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معھم اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ کا قول صل وعلیہ بدعتہ ہے۔ اور میرا یہی خیال ہے کہ جہاں کسی کو امام کے منتخب کرنے کا اختیار دیا گیا ہو وہاں کسی ایسے شخص کو حسب تفصیل مندرجہ حدیث شریف منتخب کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم"

مولانا ابوذر محمد غضنفر صاحب مولوی فاضل مقیم فہ

گم شدہ پرچہ پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت گزر جانیکے بعد قیمت امام دان بعد ۲ فی پرچہ بھیجا جائیگا خط میں اخبار گم شدہ کا نمبر اور خریدار کا نمبر ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی

لکھتے ہیں:۔

"جناب مولانا ثناء اللہ صاحب نے اس ہفتہ کے اخبار اہلحدیث میں جو اہل قبلہ کی اقتداء جائز لکھی ہے یہ درست ہے۔ واللہ اعلم"

جناب شمس العلماء مولانا محمد یوسف صاحب صادقپوری

از کلکتہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"آپ کا خط مع اخبار اہلحدیث مورخہ ۲ صفر سنہ رواں پہونچا۔ امامت اور اقتدا کی بابت سے جو مضمون آپ نے لکھا ہے اس کو از اول تا آخر دیکھ گیا۔ اس مسئلہ میں جو کچھ آپ کی رائے ہے۔ اس سے میں پورا پورا متفق ہوں۔ اور ہر ایک امام کے پیچھے خواہ وہ کسی فرقے کا ہو یا کیسے ہی اعمال رکھتا ہو نماز پڑھنا جائز سمجھتا ہوں۔ والسلام"

جناب مولانا عبد التواب صاحب امام اہلحدیث موتی مسجد علیگڈھ

لکھتے ہیں:۔

"مسئلہ امامت واقتدا کے بارہ میں جو کچھ آپ نے تحریر کیا ہے وہ نہایت صحیح اور مدلل ہے میرا بھی یہی خیال ہے کہ امامت اور اقتدا میں ربط ہے تو ارکان کا ہے نہ قبولیت کا۔ مقتدی اپنا سجدہ اپنا رکوع اپنا قیام سب کچھ بجا لاتا ہے پھر کیا وجہ کہ مقتدی کی نماز قبول نہ ہو۔ امام کی نماز اگر کسی وجہ سے قبول نہ ہو تو پڑا ہو۔ ہمیں اس سے کیا بحث؟ باقی دلائل آپ نے خود عمدہ تحریر کئے ہیں جن اکو اللہ بھکم بعض بادی الرائے علماء سے اس مسئلہ میں اتفاق گفتگو کا ہوا ہے مگر کوئی جواب معقول انکی طرف سے نہیں ملا۔ جو خیال کہ میں نے ظاہر کیا ہے یہی خیالات میرے استاد مولانا مولوی عبید اللہ صاحب کے ہیں۔ آپ کی رائے بہت صحیح ہے خداوند کریم آپکی عمر میں برکت کرے۔ آمین"

اطلاع عام

باوجودیکہ عام اور خاص طور سے علماء کرام کی خدمت میں گذارش کی گئی ہے کہ مخالف موافق رائے سے اطلاع بخشیں بہتوں کو اخبار کے ساتھ کارڈ بھی بھیجے گئے۔ تاہم بہت سے تو خاموش ہیں اور بعض وعدہ فرما دینے کا مانگتے ہیں پس حضرات ساکتین عامہ مسلمین کے حق میں اپنے سکوت کا ضرر محسوس کریں اور حضرات طالبین وعدہ یاد کریں۔ کہ ہر قسم کی تحریریں اس مسئلہ کے متعلق درج کیجائینگی کیونکہ یہ مسئلہ بہت ضروری قابل تصفیہ ہے مگر دلائل قرآن وحدیث اور ائمہ مجتہدین کے اقوال کی تائید سے ہوں (باقی آئندہ)

آریوں سے مباحثہ کی خط وکتابت

اور

مسافر آگرہ کی کرکری

تھے گھڑی سو شیخ جی شیخی بگھارتے ✦ وہ ساری انکی شیخی جھڑ گئی گھڑی کے بعد

ناظرین اہلحدیث ہمارے دوست مسافر آگرہ کو جانتے ہونگے کہ کس طبیعت کے بھلے مانس ہیں۔ ایک کمال تو انمیں خوب ہے کہ گالیاں بڑی مزیدار دیتے ہیں ایسی کہ مشہور پیشہ وروں کو بھی ماند کر دیتے ہیں۔ خیریت ہے اہلحدیث کے حال پر تو انکو خاص نظر عنایت ہے کیوں نہو۔ اہلحدیث بھی تو انکے گھر کا بھیدی ہے۔ خیر اس قصے کا تو یہاں ذکر نہیں مطلب کی بات یہ ہے کہ آپ الجھتے الجھتے یہانتک پہونچے کہ خاکسار سے تقریری مباحثہ کے لئے طیار ہوئے اور شیخی میں آکر اخبار مسافر ۱۵ نومبر ۱۹۱۹ء میں لکھ مارا کہ ہم آج ہی سکرٹری صاحب آریہ سماج امرتسر کو تحریر کرتے ہیں کہ مناسب ومعقول ہرامر طے کرلیویں" جب آپکی اس تحریر کو مدت گذر گئی اور امرتسر کی سماج نے آپکی اس تحریر پر توجہ نہ کی تو اہلحدیث مورخہ ۲۰ دسمبر میں ایک مضمون لکھا گیا جسمیں "مسافر آگرہ کی کرکری" کے عنوان سے یہ ذکر کیا گیا تھا کہ پنڈت بھوجدت جی اڈیٹر مسافر آگرہ کی سخت ہتک ہوئی کہ آپکی درخواست کی نسبت آریہ سماج امرتسر نے "باشند خموشی" پر عمل کیا۔ پس مسافر کو جوش آیا اور اس نے پھر جلدی سے سکرٹری آریہ سماج امرتسر کو خط لکھا چنانچہ سکرٹری نے جبراً وقہراً خط وکتابت کا سلسلہ شروع کیا جو درج ذیل ہے۔ ناظرین اس سلسلہ کو بغور پڑہیں اور نتیجہ پر پہونچیں کہ پنڈت جی کی وقعت سماج میں کیا ہے۔ اس تحریری سلسلہ کے علاوہ سکرٹری آریہ سماج امرتسر کا زبانی بیان یہ ہے کہ ہم تو پنڈت جی کا اخبار بھی نہیں پڑھا کرتے یونہی بند کا بند پڑا رہتا ہے سخت کلامی کے سوا اس میں ہوتا ہی کیا ہے۔ اسی اثنا میں میرے دوست ماسٹر آتمارام جی امرتسری بازار میں مجھ سے ملے تو میں نے کہا پنڈت بھوجدت جی آتے ہیں ماسٹر جی نے کہا آپکو مبارک ہو۔ میں نے کہا مہمان اور دوست تو آپکے اور مبارک ہمکو؟ ماسٹر جی نے کہا ہم سخت گوؤں کے دوست نہیں۔ چنانچہ وہی ہوا کہ پنڈت جی کو امرتسر کی سماج نے ایسا عزت سے دھتکارا کہ کسی استاد کا شعر آپ ہی کے لئے موزون ہے کہ پنڈت جی آریہ سماج کو مخاطب کر کے کہ رہے ہیں ؎

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن ۔ بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچہ سے ہم نکلے

[illegible]

خیر بہر حال ناظرین ہمارے بیان پر اعتبار نہ کریں بلکہ اصل خط و کتابت ملاحظہ کریں جو ذیل میں بعینہٖ درج کی جاتی ہے۔

پہلا خط

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب۔ نمستے۔ پنڈت بھوجدت صاحب آگرہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو پرچہ اہلحدیث مورخہ ۲۵۔اکتوبر و ۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ء منگوا لیں اور مباحثہ کے نیم (قانون) طے کرکے مجھے مطلع کریں اس لئے آپ ہر دو مذکورہ بالا پرچہ جات بدست حامل ہذا ارسال فرما دیں اور شرائط مباحثہ سے اطلاع دیں۔

ماجھیال (سکرٹری آریہ سماج امرتسر) از امرتسر ۱۵ جنوری ۱۹۰۸ء

جواب نمبر ۱

لالہ ماجھیال جی سکرٹری آریہ سماج امرتسر۔ تسلیم۔ آپکا خط مورخہ ۱۵ جنوری پہونچا۔ آپ کی تحریر کے بموجب پرچہ جات ارسال ہیں گو یہ پرچے بھیجنے پنڈت بھوجدت جی کا کام تھا لیکن اخلاقی طور پر میں ہی نے اُن کے اس فرض کو ادا کر دیا۔

(۲) آریہ سماج سے آج ہمارا کوئی نیا مباحثہ نہیں ہونے لگا کہ شرائط میں خدانخواستہ کوئی نزاع ہو۔ تاہم چونکہ پنڈت جی کی وکالت میں آپنے یہ بات پیش کی ہے اسلئے میرے خیال میں بہتر یہ ہے کہ آپ اپنے دو ممبر تجویز کردیں اور دو ہی ادہر سے ہونگے وہ ایک جگہ بیٹھکر جو تصفیہ شرائط کا کردیں منظور ہوگا۔ اور جس میں اختلاف رہیگا وہ میں اور پنڈت جی خود فیصلہ کرلینگے کیونکہ ممکن ہے ادہر اودہر سے تحریرات آنے جانے میں بہت سا وقت ضائع ہو اور نتیجہ مفید نہ نکلے امید ہے کہ آپکی معقول پسند طبیعت اس تجویز کو پسندیدگی سے دیکھیگی اجلاس کے لئے اگر آپ منظور کرینگے تو دفتر اہلحدیث بھی حاضر ہے اور یہیں تو آپکے مکان سے بھی انکار نہیں۔

ابوالوفا ثناء اللہ از امرتسر ۱۶ جنوری ۱۹۰۸ء

دوسرا خط

از امرتسر ۱۸ جنوری ۱۹۰۸ء

بجناب مولوی صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب نمستے۔ آپ کا خط مورخہ ۱۶/۱ کا آیا ہے دو عدد پرچہ اہلحدیث ۲۵۔اکتوبر ۱۹۰۷ء و ۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ء وصول ہوئے۔

(۲) آپنے تحریر کیا ہے کہ فریقین کی طرف سے دو دو آدمی شرائط مباحثہ طے کریں مجھے یہ شرط منظور ہے۔ اس لئے میں نے پنڈت بھوجدت صاحب کو آگرہ میں لکھ دیا ہے کہ آپ میرے پاس یہ لکھکر بھیجدیں کہ اس مباحثہ کے متعلق جو شرائط ہم طے کرینگے وہ آپکو منظور کرنے ہونگے لہذا آپ بھی اس امر کو منظور کریں کہ آپ کی پرتی ندہی (ممبر) جو شرائط اس مباحثہ کے متعلق طے کرینگے وہ آپکو منظور کرنے پڑینگے۔

(۳) تاوقتیکہ جملہ امور متعلق مباحثہ طے نہ ہو لیویں پنڈت بھوجدت صاحب کو امرتسر میں نہیں بلوایا جائیگا کیونکہ میرے خیال میں یہ ٹھیک نہیں ہے کہ وہ امور جنکا فیصلہ کمیشن نہیں کریگی۔ آپ اور پنڈت صاحب وقت مباحثہ میں یا ایک روز پیشتر کریں ممکن ہے کہ وہ امر اسوقت طے نہ ہو ویں اور مباحثہ نہ ہو۔ اور پنڈت صاحب کو آنے جانے کی تکلیف ہو اور آپ کو بھی اس لئے نہایت ضروری ہے کہ تمام امور متعلقہ مباحثہ پیشتر طے ہو جانے چاہئیں

آپکے جواب کا منتظر ماجھیال

جواب نمبر ۲

امرتسر دفتر اہلحدیث ۱۸/۱

بجناب لالہ صاحب تسلیم۔ میں آپکی رائے سے متفق ہوں میری مراد بھی یہ نہ تھی کہ پنڈت جی کو بغیر تصفیہ شرائط تکلیف دیجائے بلکہ مطلب یہ تھا کہ جو شرط ہمارے ممبران سے طے نہ ہو یا اختلاف رہے اُسکو میں بذریعہ خط و کتابت پنڈت جی سے طے کرلونگا اور جب میں اپنے ممبر بھیجونگا تو اُنکو وکالت نامہ دیکر بھیجونگا۔ آپ وہ وکالت نامہ اُن سے لے لیجئے گا اور اپنا وکالت نامہ اُنکو دیدیجئے گا۔

ابوالوفا ثناء اللہ

تیسرا خط

از امرتسر ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب۔ نمستے۔ پنڈت بھوجدت صاحب نے آپکی طرح اپنے پرتی ندہیوں (ممبروں) کی قرار دادہ شرائط کو تسلیم کرنے کے لئے تحریر فرمادیا ہے اس لئے جس روز آپ مناسب خیال فرماویں آپکے دو ممبر غریب خانہ پر تشریف لے آویں یا مجھے یاد فرمادیں تو میں پیشتر تشریف آور ہوں آپ کے ممبروں کے بھی ایک روز پیشتر وقت تشریف آوری آپ ہی سے اطلاع دیں۔ تاکہ وقت مقررہ پر ہمارے ممبر بھی موجود ہوں۔ ہماری طرف سے بندہ اور بابو لاہوری مل صاحب ہونگے آپ اپنی طرف سے ممبروں کے نام تحریر فرمادیں۔

ماجھیال

جواب نمبر ۳

امرتسر ۲۳/۱

لالہ صاحب۔ تسلیم۔ میں آپکی کوشش کا مشکور ہوں بروز اتوار بعد مغرب ۷ بجے ہمارے ممبر مع سند وکالت آپکے مکان پر پہونچ جائینگے امید ہے آپ اپنا انتظام کر رکھینگے۔ اگر یہاں تشریف لانا منظور ہو تو اطلاع دیجئے۔

ابوالوفا ثناء اللہ

(غرض ادہر سے دو وکیل مولوی علم الدین اور بابو سردار خان پہونچ گئے اور شرائط

ahmadimuslim.de

ذیل تصفیہ ہوئیں جو لالہ صاحب کے دستخطی ہمارے پاس موجود ہیں۔)

نمبر ۴ شرائط مباحثہ مابین مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور پنڈت بھوجدت جی آگرہ والہ۔

(۱) یہ مباحثہ ۱۵-۱۶-۱۷-۱۸ فروری [illegible]ء کو بمقام امرتسر ہوگا۔ ۱۵-۱۶ فروری کو ۲ بجے دن سے ۵ بجے دن تک ہوگا اور ۱۷-۱۸ فروری کو ساتھ بجے شام سے ۱۰ بجے رات تک یعنی ہر روز ۳ گھنٹہ ہوگا۔

(۲) فریقین دس دس منٹ تقریر کے لئے لیا کریں گے۔

(۳) پہلے روز ابتدائی تقریر مولوی صاحب کی ہوگی اور آخری پنڈت جی کی۔ دوسرے روز یعنی ۱۶ فروری کو ابتدائی تقریر پنڈت صاحب کی ہوگی اور آخری مولوی صاحب کی۔ اسی طرح سے ۱۷ فروری کو ابتدائی تقریر مولوی صاحب کرینگے اور آخری پنڈت جی اور ۱۸ فروری کو ابتدائی تقریر پنڈت صاحب کرینگے اور آخری مولوی صاحب۔

(۴) بغرض انتظام جلسہ میر مجلس دو ہونگے یعنی ایک مولوی صاحب کی طرف سے اور ایک پنڈت صاحب کی طرف سے جنکا انتخاب فریقین وقت شروع ہونے مباحثہ سے دس منٹ پیشتر کرینگے اور دونوں میر مجلس ہر دو مباحثہ کرنے والوں سے الگ الگ بیٹھینگے۔ اکیلے میر مجلس کا حکم قابل تعمیل نہ ہوگا جبتک دونوں ملکر حکم نہ دینگے۔

(۵) کسی فریق کو جو کوئی شکایت ہوگی تو وہ بذریعہ تحریر میر مجلسوں کو مطلع کر سکتا ہے۔ فیصلہ میں جتنا وقت لگیگا وہ شاملات سے خرچ ہوگا۔

(۶) میر مجلسوں کو جب باہمی کسی امر میں اختلاف ہوگا تو وہ جس صاحب کو بالاتفاق ثالث بنانا مناسب سمجھینگے بنا لینگے۔

مذکورہ بالا شرائط ہمیں منظور ہیں دستخط لالہ ماجدیال ولاہوری مل بہتی[?] ہیں پنڈت بھوجدت جی آگرہ والہ۔ مورخہ ۲۶ جنوری [illegible]ء

Lahori mall

ماجدیال

(چونکہ امرتسری آریوں کی معرفت تصفیہ شرائط مشکل معلوم ہوتا تھا اس لئے براہ راست پنڈت جی کو خط لکھا گیا جو درج ذیل ہے۔ اڈیٹر)

جواب نمبر ۴ بنام پنڈت بھوجدت جی آگرہ

مہربان پنڈت جی۔ تسلیم۔ آپ کے وکیلوں سے بمشکل چند شرائط طے ہوئی ہیں۔ باقی کے لئے آپکو تکلیف دیتا ہوں۔ آپ از راہ انصاف جس شرط کو کم دیکھیں کرنا چاہیں براہ راست مجھے اطلاع دیں یا بذریعہ سکرٹری آریہ سماج امرتسر مطلع کریں۔

تفصیل شرائط مباحثہ مابین پنڈت بھوجدت جی و مولوی ثناء اللہ امرتسری

(۱) چار مضمونوں پر چار روز مباحثہ ہوگا۔

(۲) دو مولویصاحب منتخب کرینگے اور دو پنڈت جی۔

(۳) مباحثہ تحریری ہوگا۔

(۴) اگر تحریری منظور نہ ہو تو) تقریری مباحثہ کی رپورٹ کوئی فریق شائع نہ کریگا بجز اتنی خبر کے کہ مباحثہ ہوا حاضرین نے لطف پایا اور حق و باطل کو سمجھا غرض فریق ثانی کا بیان اور اپنا جواب کوئی فریق شائع نہ کریگا۔

(۵) ایک روز دونوں مذہبوں کی تعلیم پر مقابلہ میں لیکچر ہونگے جن میں کوئی فریق دوسرے کا ذکر یا حملہ نہ کریگا بلکہ صرف اپنے مذہب اور کتاب کی خوبی بحوالہ کتاب سنائیگا۔

(۶) ہر فریق شائستگی اور تہذیب سے بغیر دل آزاری کے گفتگو کریگا۔ (دل آزار لفظ کا تصفیہ میر مجلسوں کے اختیار میں ہوگا جس فریق کے خلاف تصفیہ ہوگا۔ وہ معافی مانگیگا)

(۷) مضامین کی تعیین اشتہار میں کر دی جائیگی جو کم از کم تین روز قبل از مباحثہ فریقین یا اُن کے وکیلوں کے نام سے شائع ہوگا۔

ابو الوفا ثناء اللہ - ۲ فروری [illegible]ء

نمبر ۵ از دفتر مسافر آگرہ - ۵ فروری [illegible]ء

نوازش فرمائے بحال احقر مولوی صاحب زاد عنایتہ

تسلیم۔ مزاج شریف۔ والا نامہ شرف صدور لایا۔ مشکور فرمایا۔ جواباً عرض ہے کہ قبل ازیں سکرٹری صاحب آریہ سماج امرتسر کی خدمت میں عرض کر چکا ہوں کہ میں مباحثہ بطریق احسن مباحثہ سہارنپور چاہتا ہوں چنانچہ مباحثہ ہذا کے لئے بھی میں نے شرائط ذیل

(۱) مباحثہ چھ روز تک جاری رہے اوّل تین روز تک مولوی صاحب حسب دلخواہ ویدک مسائل پر اعتراض فرماتے رہیں میں جواب دہ ہونگا۔ بعدش تین روز میں مسائل اسلام پر معترض ہوں اور مولویصاحب مجیب۔ اگر اسکی خلاف ورزی کی جاویگی تو ذلیل شکست۔

(۲) مباحثہ میں مولویصاحب وکیل اسلام اور میں وکیل آریہ سماج متصور ہوکر ہر ایک مسائل اسلام اور آریہ سماج پر جو مناظرین معین کریں بحث ہوگی۔

ترسیل کرکے استدعا کی تھی کہ شرائط مندرجہ صدر منظور قرار دی جاویں۔ باقی شرائط بلحاظ مقامی حالات آپ خود طے فرما لیویں چونکہ شرائط مرسلہ آنجناب اس قسم کی شرائط نہیں ہیں کہ جنکو وکیل مسافر طے نہ کر سکیں پس میں نہیں سمجھتا کہ میرے پاس کس غرض سے اپنے ترسیل کی تکلیف فرمائی ہے خیر اگر آپ بجائے چھ روز۔ چار یوم قبول فرماتے ہیں

لے ناظرین بغور دیکھیں کہ پنڈت جی کے وکیل تو کل مباحثہ ۳ روز میں تمام کرنے کی شرط پاس کر چکے ہیں مگر آپ چھ روز لگاتے ہیں اسی کو کہتے ہیں ؏ من چہ گویم و طنبورہ من چہ گوید (اڈیٹر)

تو مجھکو کیا عذر ہے الّا اسقدر ترمیم کرنا چاہتا ہوں کہ مسائل زیر بحث کا اظہار وقت بحث کیا جاوے تاکہ بجائے مصنوعی تیاری کے بخوبی لیاقت وصداقت کا اظہار ہووے باقی کی نسبت یہ عرض ہے کہ مباحثہ تقریری بضبط تحریری ہوگا جسکو فریقین کہ مہر لکھتے جاینگے اور بعدہٗ اشاعت کا اختیار فریقین کو ہوگا۔

اور شرط نمبر ۸ کی بابت اسقدر لکھنا کافی ہے کہ اپنے اپنے مقامات پر لکچر ہو دیں یا نہ ہودیں۔ میدان مباحثہ کو میدان لکچر بازی نہ بنایا جاوے۔ اس سے بجز اس کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے کہ آپکے ہمراہی نعرہ سبحان اللہ سے آپ کی داد دیویں اور میرے ہمراہی میری داد دیویں۔ میری لئے میں یہ امر فضول[1] ہے۔

نسبت شرط ۱۰ ضروری ہے کہ ہر پہلو تہذیب وشائستگی کو ہاتھ سے نہ دیا جاوے اگر کوئی شخص تجاوز کرے پریذیڈنٹ مجلس کا روکنا ہی اس کے لئے کافی تصور کیا جاوے۔ الّا تہذیب وشائستگی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ جسکی نسبت عرض ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مسئلہ مقبولہ کسی فریق کو اسی مذہب کے فقرات میں ادا کر رہا ہو جسکا اس کو تعلق ہے۔ تو گو فریق ثانی کو انکا اظہار ناگوار گذرتا ہو مگر نامہذب یا ناشائستہ کے ذیل میں نہیں آوینگے۔ الّا اگر کوئی شخص علاوہ فقرات مقبولہ منجانب خود فقرات تمسخر وہتک آمیز پیش کریگا یا کسی مسئلہ کو حلا آور دوحقارت آمیز وجہ میں پیش کریگا وہ موجب شرمساری ہوگا۔

علاوہ ازیں یہ شرط خاص آپ کی ذات سے تعلق رکھتی ہے کہ مناظرہ کو زنانہ شعر خوانی یا طفل بستان نہ بنایا جاوے بجز مضمون زیر بحث شعر گوئی یا دیگر حرکات خلاف آداب سے تضییع اوقات کرنا مناظر کے لئے باعث شرم ہوگا اور اس کی کمزوری ظاہر ہوگی۔

فی الجملہ میں بعد اظہار رائے خود امید کرتا ہوں کہ آپ میری رائے مندرجہ عریضہ ہذا کا اظہار بشاہرہ عریضہ ہذا میرے وکیلوں پر کرکے شرائط نامہ کا حتمہ تیار فرما کر میری آگاہی کیلئے ترسیل فرما کر مشکور فرماویں۔ دیگر اگر آپ ناراض نہ ہوویں تو آپ کی نسبت یہ تحریر کرنا بیجا ہوگا کہ قبل ازمرگ واویلا مچانا سخت نادانی ہے شرائط ہنوز زیر بحث ہیں آپ کالم خبروں میں تاریخ مباحثہ[2] مشتہر کر رہے ہیں۔ بھلا سوچیں یہ کون دانائی ہے۔

جناب من میرا مدعا آپکا مباحثہ ایسی شان سے ہونا چاہئے جس شان کے آپ مدعی ہیں۔ کسی معاملہ میں خوردہ گیری سے کام نہ لیا جائے۔ چونکہ میں آجکل بوجوہات چند درچند کئی مطبع کا کام تنہا سرانجام دے رہا ہوں اور ساتھ ہی کچھ تقریری پرچار کا بار بھی اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔ و ماہ حال ... کو شہر عظیم الشان کے لئے جاتا ہے۔ بعدش ماہ مارچ میں دو تین جلسوں کی دعوت قبول کر چکا ہوں۔ اندریں صورت مصلحت سمجھا کہ بعد انفصال شرائط مناظرہ۔ تقریری تاریخ کے لئے مجھ سے مصالحت کر لیجاوے تاکہ میرے دیگر کاموں میں کسی قسم کا حرج واقعہ نہ ہووے اور میں باطمینان آپکی خدمت کیلئے حاضر ہوں امید کہ ہر ایک امر کو بعد غور وپرداخت تکمیل فرما کر مجکو جواب باصواب سے مشکور فرماوینگے پس از زیادہ کیا عرض کروں۔

جواب نمبر ۵

آپکا خط ملا آپکے وکیل نے تواریخ مقرر کی تھیں اسلئے ہم نے شائع کردیں یا آپکا فرض تھا کہ آپ آپکی فرصت معلوم کرتا اور تصفیہ کی اطلاع دیتا۔ بہتر ہے آپکو جب فرصت ملے تب ہی سہی مگر میرے خیال میں آپکی مراد پوری ہونی مشکل ہے۔ اچھا ہم کیوں کہیں آپ خود ہی جان جائینگے۔ پس آپ امرتسر سماج کو لکھئے کہ اپنے اہتمام میں آپکا مباحثہ کرائے اور شرائط کا تصفیہ کرے اور جسکو جناب منشی ... تب طے ہو سکیں گے۔ آجتک تو سکرٹری سماج ہی کہتا ہے کہ ... کا حصہ ہے ... مذکور کو اس سے نہیں میں بطور خود اس کام کو کرتا ہوں۔

سماج کو اس ... وسب حال ...

ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری بجلی مشہور فردوسی

خط نمبر ۶

از دفتر مسافر آگرہ ۱۶ ... کا پہونچا چونکہ قبل ازیں سکرٹری جناب مولوی صاحب تسلیم۔ خط آپ ... مدد کرتا ہوں کہ آپ شرائط آریہ سماج امرتسر کو ارسال بیں لکھ چکا ہوں بنا برایں آپ ... مباحثہ پیش کردہ سکرٹری صاحب منظور فرما کر مشکور فرما دیں گے۔ چونکہ ... بلا طے ہونے شرائط مشتہر کرنا آپکی سراسر غلطی[3] ہے۔ لہذا آئندہ احتیاط رکھنی ... اگر آپ اپنے شرائط سکرٹری امرتسر منظور کریں تو میں ۱۶ مارچ کے بعد جلسہ آریہ سماج جالندھر سے فارغ ہوکر امرتسر پہونچکر آپ کے جوہر دیکھ سکتا ہوں۔ جیسے آپ ہیں مجھکو امید ہے ظہور آنے پر جو کچھ ہوگا وہ آپ پر روشن ہو جاویگا۔ مجھکو امید نہیں کہ آپ میدان مباحثہ میں آئیں[4] ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ آپ دفعہ سکرٹری آریہ سماج امرتسر کا وقت ضائع فرما دیں اور ایک شرط بھی طے نہ کریں۔ آپ تو

[1] کیا مجھ میں ایسا۔ ہوا تھا! کیا اسی لئے فضول ہے کہ مقابلہ میں اصل تعلیم کی خوبی دکھانی پڑتی ہے جو کہ ... بہرحال دانا سمجھ سکتے ہیں کہ یہ خودی دو سبب نہیں غالب۔ دیکھو تو آپ جسکی پردہ داری ہے

[2] ناظرین شرائط منظور کردہ کو پھر سرسری نظر سے دیکھیں کہ اول ہی شرط میں تاریخ کا تقرر ہے۔ پنڈت جی جنگ لگا کر پڑھو اور حواس باختہ نہ ہو۔ میدان مباحثہ میں تو ابھی آپنے قدم نہیں رکھا

[3] سچ ہے کبھی آئے نہیں نہ (اڈیٹر) + پھر وہی بات حسب دعا لکم ہر دوئے تو (اڈیٹر)

[4] پھر ایسی بیجا گھبراہٹ کیوں ہے؟ آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

دفتر اہلحدیث میں جلسے تھے اب امرتسر سماج کا سہارا کیوں ڈھونڈنے لگے؟ خوشی خوشی میں منظور کیجئے۔ پھر دیکھئے میری مراد پوری ہوتی ہے یا نہیں منظوری نامنظوری سے جلد مطلع فرمائیں۔

خط نمبر ۷

از امرتسر ۲۹ فروری ۱۹۰۸ء

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب

نمستے۔ آپ کی طرف سے جو دو احباب شرائط مباحثہ طے کرنے کے لئے مقرر ہوئے تھے۔ وہ شرائط ذیل میں سے چند ایک کو منظور نہیں کرتے اس لئے آپ تحریر فرما دیں کہ آپ شرائط ذیل کو منظور فرماتے ہیں یا نہیں؟

(۱) مباحثہ میں شعر خوانی نہ ہو۔

(۲) فریقین ذات خاص پر اعتراض نہ کریں۔

(۳) تہذیب اخلاق اور شائستگی سے گری ہوئے الفاظ کے استعمال کرنیوالا فریق بٹھایا جاوے یعنی اُسے مباحثہ سے خارج کیا جاوے۔

(۴) اصل مضمون سے بھاگ کر ادھر ادھر تقریر کرنے والا مغلوب خیال کر کے بٹھایا جاوے۔

(۵) فریقین اپنی اپنی طرف سے ایک ایک مضمون مباحثہ کے لئے پیش کریں۔

(۶) ہر ایک مضمون پر دو دو دن بحث ہو۔

(۷) فریق ثانی کو فریق مخالف کی آخری تقریر تک بیٹھے رہنا ضروری ہوگا۔

(۸) جلسہ کا تمام انتظام آپ کریں اور اگر آپ نہ کر سکیں تو آپ اگر معترضین شریف لے آویں پنڈت صاحب انتظام جلسہ خود کریں گے۔

آپ کے جواب کا منتظر ۔ ملا فتح سنگھ جبدیال

جواب نمبر ۷

لالہ صاحب ۔ تسلیم

جواب ارسال ہے۔

بقیہ شرائط

(۱) مباحثہ میں فحش اور خلاف تہذیب شعر نہ پڑھے جائینگے۔

(۲) فریقین ذاتیات پر حملہ نہ کرینگے۔

(۳) خلاف تہذیب کرنیوالے کو پریزیڈنٹ دو دفعہ متنبہ کر کے تیسری دفعہ اسکو تقریر کرنے سے روک دینے کے مجاز ہونگے۔

(۴) اصل مضمون سے الگ جانیوالے کو بھی پریزیڈنٹ دو دفعہ تک ٹوکینگے اگر باز نہ آیا تو تیسری دفعہ اسکی تقریر کو روکنے کے مجاز ہونگے۔

(۵) ہر ایک مضمون ایک روز ہوگا۔ چار دنوں میں چار مضمون ہونگے۔

(۶) فریقین اپنی اپنی طرف سے دو دو مضمون پیش کرینگے۔

(۷) جبتک پریزیڈنٹ جلسہ برخاست نہ کریں مناظرین کو بیٹھنا لازم ہوگا۔

(۸) جلسہ کا انتظام حسب دستور قدیم آریہ سماج کرے اگر نہ کر سکے تو حسب دعوت دفتر اہلحدیث حاضر ہے۔

ابو الوفاء ثناء اللہ ۲۹ فروری ۱۹۰۸ء

خط نمبر ۸

از امرتسر ۶ مارچ ۱۹۰۸ء

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب

نمستے۔ خط آپ کا ۲۹/۲ کا پہنچا جسکے جواب حسب ذیل ہیں۔

آپ کی شرطوں میں سے شرط نمبر ۲ و ۳ و ۴ و ۷ مجھے منظور ہیں لیکن شرط نمبر ۱ و ۵ و ۶ و ۸ سے میں اتفاق نہیں کرتا۔

(۱) یعنی شرط نمبر ۱ مباحثہ میں شعر خوانی بالکل نہ ہو۔

(۲) یعنی شرط نمبر ۵ ہر ایک مضمون دو روز ہو تاکہ کافی بحث ہو سکے۔

(۳) یعنی شرط نمبر ۶ آپ اپنی طرف سے وہ مضمون پیش کریں جس پر آپ بحث کرنا چاہتے ہیں۔

(۴) یعنی شرط نمبر ۸ بحث آپکی اور پنڈت صاحب کی ہے نہ آریہ سماج کی نہ اہل اسلام کی اس لئے آپ کسی خاص مکان کا انتظام کریں کیا آگے بیشتر دفتروں میں ہوا کرتی ہیں۔

آپ کے جواب کا منتظر ۔ ملا فتح سنگھ جبدیال

جواب نمبر ۸

لالہ صاحب ۔ تسلیم

میں آپکی تحریر سے حیران ہوں کہ آپکی تصدیق کروں یا پنڈت جی کی۔ پنڈت جی تو لکھتے ہیں کہ میں آریہ سماج کا وکیل ہونگا اور تم اسلام کے۔ مگر آپ لکھتے ہیں کہ یہ بحث تمہاری ذاتی ہے۔ بہت خوب میں آپکی تحریر کی تعمیل کرتا ہوں بس چونکہ یہ بحث (بقول آپکے) میری اور پنڈت جی کی ذاتی ہے اسلئے دفتر اہلحدیث ہی مناسب ہے۔ اس سے پہلے جتنی بحثیں ہوئی ہیں وہ ذاتی نہ تھیں۔ بلکہ قومی تھیں ہاں اگر آپ جلسہ میں مباحثہ کرانا چاہتے ہیں تو پنڈت جی کو سماج کا وکیل تصور کریں۔ پھر مکان کے انتظام پر غور کیا جاویگا۔ باقی شرائط پھر طے ہونگی۔ ۱۰ مارچ ۱۹۰۸ء

ابو الوفاء ثناء اللہ

خط نمبر ۹

از امرتسر ۱۵ مارچ ۱۹۰۸ء

مولوی ثناء اللہ صاحب

نمستے۔ خط ۱۰ مارچ ۱۹۰۸ء کا آیا جواب حسب ذیل ہے۔

مجھے آپ اس وکالت نامہ کی نقل ارسال کریں جسمیں تمام اہل اسلام نے آپ کو اسلام کا وکیل مانا ہے۔ اور اگر یہ وکالت نامہ چند ایک مسلمان یا چند ایک مسلمانوں کی طرف سے

ہے تو آپ انکو وکیل ہیں نہ تمام اہل اسلام کے۔ اور آپکو کیا معلوم نہیں کہ بہت سے اہل اسلام کے بھائی آپ کے برخلاف ہیں اس لئے خود بخود اپنے آپ کو اسلام کا وکیل ظاہر کرنا آپکا اختیار ہے اور نیز پنڈت صاحب بھی آریہ سماج کے وکیل نہیں ہیں بلکہ آریہ سماج کے اپدیشک ہیں اور نیز یہ بحث وہ اور آپ خود کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے آریہ سماج یا اہل اسلام نے ارادہ ظاہر نہیں کیا۔ اگر یہ بحث آپ لوگوں کو دکھانا چاہتے ہیں تو تو فراخ مکان ہونا چاہئے اگر نہیں تو آپ دونوں کے ہاتھ میں اخبار ہیں اخبار میں کرو۔ میں پیشتر اس کے بھی اطلاع دے چکا ہوں کہ یہ بحث آپ کی اور پنڈت صاحب کی ہے۔

صاحبدیال

نتیجہ

اس ساری خط و کتابت کا ناظرین پا گئے ہونگے کہ پنڈت جی تو آریہ سماج کے سرچشمہ سے آنا چاہتے ہیں مگر آریہ سماج امرتسر آپکو اپنا دعوا اور وکیل بنانا نہیں چاہتی جسکا ہمیں بھی افسوس ہے۔ اسی لئے ہم نے پیشتر بھی عرض کیا ہے کہ بہر نگہ بے فرقہ اہلحدیث میں آجاویں تاکہ جیسی یہاں بھی تبادلہ فرماویں اور مباحثہ بھی کریں۔ اب بھی یہی عرض ہے۔ (اڈیٹر)

اس زمانہ میں بھی روز روشن کی طرح پوری ہو رہی ہیں اور یہی سبب ہے کہ ہم سب نبیوں کو چھوڑ کر اسی ایک مقدس اور مطہر نبی کو زندہ[1] مانتے ہیں ہزاروں درود ہوں ایسے پاک نبی پر انکی آل پر۔ اور خلفائے کرام پر۔

مسلمانوں کی ایسی یہودیت کی ایک تازہ مثال ہم آپکو سناتے ہیں جو مسلمانوں کی انتہائی تباہی۔ **بدبختی۔ نااتفاقی اور پھوٹ** کا اعلیٰ نمونہ ہے۔

جے پور میں ایک مولوی صاحب ہیں جو آمیر والے مولوی صاحب کر کے مشہور اور غالباً فرقہ اہل حدیث سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان بیچارے مولویصاحب نے جیسا کہ ہر ایک مذہب حق دعوے رکھتا ہے اپنے اصولوں کا وعظ کہنا شروع کیا جیمیں قبر پرستی پیر پرستی۔ تعزیہ پرستی وغیرہ مراسم مسلمانان ہند کی تردید **قرآن پاک و حدیث** قدسی سے کرنا شروع کی۔ بس پھر کیا تھا۔ تمام مسلمانوں کا مادہ یہودیت ہیجان میں آگیا نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ نہ یہ خیال کیا کہ اس سے اسلام کو کیا نقصان پہونچیگا اور بہر حال ایک مسلمان بھائی کی بدنامی ہوگی اور غیر قوم والے ہنسینگے۔ جھٹ بذریعہ فوجداری بیچارے **مولوی صاحب** کا مچلکہ لوالیا۔ جیمیں زیادہ تر جے پور کے مشہور و ... و **صاحب حال و قال منشی ... صاحب سرشتہ دار** کے کارکنان ... صاحب بڑی خدمت دین سمجھتے ہیں مگر ہم نہیں سمجھتے کا حصہ ہے اور جسکو جناب منشی ... کیا؟ تو لگا کیا ان کے نزدیک **قبر پرستی** کم سرشتہ دار صاحب مذکور کو اس ... **غیب** اور بالائی آمدنی سے کے خلاف وعظ کہنا سرشتہ داری کے وسیلے ... والے کو حضرت لوط سے بھی زیادہ برا ہو؟ کیا وہ **پیر پرستی** کے خلاف وعظ ... کو اچھی طرح کان علیہ السلام کے مردود امتی کے برابر بھی نہیں سمجھتے؟ منشی صاحب ... بلکہ ہم ان کھول کر سن لینا چاہئے کہ ہمیں ان کے **کچے چٹھے** سے پوری واقفیت ہے ... کے حالات کے **حافظ** ہیں۔ اگر وہ اپنی شرارت سے باز نہ آئیں گے تو ان کے ... کے ناکی تمام ادھیڑ کر رکھدیئے جائیں گے۔

کیا ان کو اسوقت ذرا بھی شرم نہ آئی جب انہوں نے ایک **کلمہ گو** کی (گو وہ ان کا مخالف ہی ہو) ایک **غیر مذہب** کے حاکم کے سامنے شکایت کی۔ منشی جی! دنیا چند روزہ ہے اور وہاں آپکو جانا ہے جہاں نہ تو آپکا **حال قال** آپکے کام آئیگا نہ وہاں **حافظ قرآن** مطلب برآری کریگا۔ بلکہ وہاں تو صرف آپکے عمل آپ سے دریافت کئے جائینگے۔ پھر نہ سمجھنا کہ ابھی آپ جوان ہیں اور **موت** سے دور۔ کیا آپکو

[1] آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم زندہ ہے لیکن آپ خود انتقال فرما چکے ہیں غالباً راقم مضمون کا آنحضرت کو زندہ لکھنا انہی معنی سے ہے۔ (اہلحدیث)

ریاست جے پور اور امت محمدیہ میں یہودیت

کتب احادیث میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ **قول پاک** متعدد اور **معتبر راویوں** کے ذریعہ آیا ہے کہ آخر زمانہ میں میری امت یہود صفت ہوجائیگی اور اسپر **یہودیت** کا اسقدر غلبہ ہوگا کہ اگر کسی یہودی نے اپنی ماں کے ساتھ زنا کیا ہوگا تو میری امت کا کوئی **خبیث** طینت شخص بھی اس فعل قبیحہ کا **مرتکب** ہوگا اور یہی سبب ہے کہ خداوند تعالیٰ نے جو دانا و بینا ہے اور تمام زمانوں کا تہ در تہ علم رکھتا ہے۔ امت محمدیہ کو اس ابتلاء عظیم سے بچنے کیلئے ایک دعا سکھلائی ہے جو ہر مسلمان نماز میں پڑھتا ہے یعنی:۔ اے خدا ہمیں ان لوگوں کے رستہ سے بچا جنپر تیرا غضب نازل ہوا یعنی یہود اور جو گمراہ ہوئے یعنی نصاریٰ۔ مگر ہم نہایت افسوس سے دیکھتے ہیں اور خوش بھی ہیں کہ مسلمانوں نے یہودیت کا بدنما رنگ اپنے اوپر چڑھا لیا۔ افسوس تو مسلمانوں کی گری ہوئی حالت کو دیکھکر ہے اور خوشی اس لئے ہے کہ ہمارے عظیم الشان **نبی** صلعم کی تمام **پیشگوئیاں**

نہیں معلوم کہ نئے نئے قسم کی وبائیں پھیل رہی ہیں۔ تابڑ توڑ زلزلے آ رہے ہیں۔ اب بھی آپ اپنے عمل درست کرلیں اور نیک لوگوں کو تنگ نہ کریں ورنہ ہمارا تو کچھ نہ بگڑیگا۔ آپ ہی گھاٹے میں رہینگے۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ اس نوٹ کو پڑھکر منشی . . . صاحب کو از حد طیش آئیگا اور وہ اڈیٹر صاحب اہلحدیث کے سخت دشمن ہو جائینگے۔ مگر ہم خوش ہیں کہ امرت سر ریاست جے پور کے حلقہ فوجداری سے بہت دور ہے اور وہ ہمارا اور اڈیٹر صاحب کا کچھ نہیں کر سکتے لیکن ہم امید کرتے ہیں کہ منشی صاحب بجائے غصہ ہونے اور طیش میں آنے کے اس نوٹ پر ٹھنڈے دل سے توجہ فرما کر غور کرینگے اور اسی طرح تمام اہل جے پور آپس کے پھوٹ کو چھوڑ دینگے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

راقم ایک حنفی مسلمان

حسابِ دوستاں در دل

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت اخبار ۱۵ اپریل کو ختم ہے لہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ ۱۵ اپریل کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر کسی صاحب کو خدانخواستہ آئندہ خریداری منظور نہ ہو یا چند روزہ التوا چاہتے ہوں تو وہ بواپسی ڈاک اطلاع دیں تاکہ ان کے نام وی پی نہ بھیجا جائے۔

الملتمس خاکسار منیجر

۲۸۱	ہردوئی
۲۸۲	کاٹھیاواڑ
۲۸۳	سینڈورینا
۲۸۵	کیمپ بنگلور
۲۹۱	ویلور
۲۹۷	باقرانی روڈ
۳۰۲	پھکلیٹوا
۵۱۲	علی گڑھ
۵۱۳	فرخ نگر
۵۲۳	رڑکی
۵۲۶	مدراس
۵۲۹	کلکتہ
۵۳۰	کلکتہ
۵۹۶	مرادآباد
۶۶۳	کیورہ
۷۵۹	ہبل
۷۶۶	بنارس
۷۷۱	کیمبلپور
۷۷۵	راولپنڈی
۷۷۸	ڈیرہ
۷۷۹	رانی ساگر
۷۸۱	چک ۳۲۲
۷۸۳	چپرا
۷۸۶	منڈلہ
۷۸۸	سیکوری
۷۸۹	اوبل
۷۹۱	پٹیالہ
۹۰۳	سیوڑہی
۹۳۳	سیکاکول
۹۴۸	وچا
۹۶۱	سوٹی دوارن
۱۰۹۸	بہالپور
۱۱۰۲	منچن آباد
۱۱۰۳	بنول
۱۱۰۴	حیدرآباد دکن
۱۱۰۵	لوہاپور
۱۱۰۷	جہلم
۱۱۰۸	تنلائی
۱۱۱۱	قریشی
۱۱۱۲	متریاٹی
۱۱۱۳	پچراج نگر
۱۱۱۴	اسلام پور
۱۱۱۵	گجرات
۱۱۱۷	گنگیری
۱۱۱۸	مہو
۱۱۱۹	کلکتہ
۱۱۲۱	گوگیرہ
۱۱۲۷	کمیری
۱۱۳۲	جھنڈی ڈانگہ
۱۱۳۳	بیچ کبیر گنگھ
۱۱۳۶	مروڑی
۱۱۶۹	امرتسر
۱۱۹۹	[illegible]
۱۲۵۳	خرطوم سوڈان
۱۲۶۰	ہوڑہ
۱۲۶۳	سوٹی دوارن

جالندھری سوسج زیرہ میں ڈوب گیا

از واقف حال

ناظرین اس عنوان کو ایک پہیلی سمجھینگے اسلئے انکو یاد رکھنا چاہیے کہ جالندھری سوسج خود ساختہ شمس العلما مولوی ولی محمد جالندھری ہیں مولوی صاحب موصوف کی تمام عمر اہلحدیثوں کو کوسنے میں گذری۔ آپ نے ضلع فیروزپور کے اطراف میں فتوے دیا کہ وہابی جس مسجد میں آجائیں اسکو دھو ڈالو۔ ان سے سلام کلام ترک کردو۔ یہہ لوگ ایسے ہیں ویسے ہیں چنانچہ ضلع فیروزپور کے اہلحدیثوں نے شیر پنجاب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کو کئی دفعہ طلب کیا۔ لیکن جالندھری صاحب غائب ہوتے رہے مگر خوش قسمتی سے ابکی دفعہ ۱۶ مارچ کو آپ بمقام زیرہ ضلع فیروزپور تشریف لائے تو آ گئے شیر پنجاب نے بڑے مجمع میں سوال کیا کہ آپ جو ہمکو اہل سنت سے خارج کہتے ہیں پہلے تو ذرا اہل سنت

ahmadimuslim.de

کی تعریف تو کسی اپنی مستند کتاب سے دکہا دے۔ بس پھر تو کیا تھا جب عادت شریف سوال پر سوال کرنے لگے مگر شیر پنجاب نے سب کو توڑ دیا۔ یہانتک کہ جالندہری صاحب نے سنت کی تعریف کی تو وہ بھی مولانا صاحب نے توڑ دی۔ یہ بھی فرمایا کہ آپ تو شمس العلماء بنے پھرتے ہیں کیا شمس اسی طرح بے نور ہوتا ہے۔ غرض دو اڑہائی گھنٹے گذر گئے مگر جالندہری صاحب نے اہلسنت کی تعریف نہ کی۔ آخر لوگ سمجھ گئے کہ جالندہری سورج کو زیرہ میں غروب ہونا مقدر تھا جو ہو گیا افسوس۔ اب بھی جالندہری صاحب کو کچھ دعویٰ ہے کہ اہلحدیث (غیر مقلدین) اہلسنت سے خارج ہیں تو وہ مجلس میں سامنے بیٹھکر اہلسنت کی تعریف کسی معتبر کتاب سے دکہا دیں پھر اُسکے مطابق دیکہا جائے کہ اہلسنت کون ہے۔

خاکسار حکیم محمد آلدین امرتسری شریک جلسہ

نائب اڈیٹر:- جو لوگ پنج جو شیلے پن میں لپٹے بڑھے ہوئے ہوتے ہیں کہ بلا سوچ [illegible] ہوتی ہے۔ وہ اپنے دعاوی اور فتاوی کا ثبوت یا دلائل نہیں دے سکتے چنانچہ اسکی مثال موجودہ جالندہری کے واقعہ سے ملتی ہے۔ یہ فتوے تو اہلحدیثوں پر ہی لگایا گیا ہے۔ کہ اہلحدیث لوگ اہل سنت سے خارج ہیں۔ اس سے پہلے اڈیٹر اہل فقہ نے اپنے حنفی بہائیوں پر فتوے لگایا تہا کہ اڈیٹر النجم۔ علماء گنگوہ۔ دیوبند۔ میرٹھ۔ سہارنپور اور مراد آباد وغیرہ (جو مروجہ بدعات اور علم غیب انبیاء و اولیاء سے منکر ہیں) سب کے سب مذہب حنفی سے خارج ہیں۔ مگر جب اہلحدیث میں اُس سے یہ سوال ہوا کہ تم ذرہ حنفی مذہب کی جامع مانع تعریف معتبر کتب سابقہ سے بتلاؤ تو اُس کے دانت ہل گئے جواب دینے سے ایسا عاجز ہوا کہ توبہ ہی بہلی۔ پھر بھلا ایسے نااہل لوگوں کے بے معنے فتووں کی کیا قدر و قیمت ہو سکتی ہے۔ خدا مسلمانوں کو اتفاق اور اتحاد کی توفیق بخشے +

انجمن حمایت اسلام لاہور

کے متعلق خود اُس کے بعض ممبران نے مخالف آواز اٹھائی تھی جسکا عنوان یہ رکہا تہا کہ انجمن کی اصلاح مقصود ہے۔ سخت الزام یہ تہا کہ انجمن حساب وکتاب نہیں دکہاتی اسکی جواب میں انجمن کی طرف سے ایک ٹریکٹ باضابطہ شائع ہوا ہے جسمیں دکہایا گیا ہے کہ جتنے الزامات انجمن موصوف پر لگائے جاتے ہیں عموماً سب آج سے پہلے طے شدہ ہیں حساب کتاب بہی انجمن نے بارہا باقاعدہ دکہایا ہے اور اب بہی دکہانے کو طیار ہے۔ ایک یہ الزام یا اصلاح بہی پیش کیجاتی تھی کہ انجمن کے ملازم یا ٹھیکہ دار انتظامی رکن نہ ہیں اسکا جواب بہی انجمن نے اپنے پہلے فیصلوں میں دکہایا ہے کہ کسی قاعدہ انجمن کے خلاف نہیں۔ گو ہم تو اس قسم کے نزاعات کے پہلے ہی سے مخالف ہیں لیکن یہ الزام جو عموماً اسلامی انجمنوں پر لگایا جاتا ہے بلکہ بعض انجمنیں بہی اس سے متاثر ہو جاتی ہیں کہ کوئی ملازم تنخواہ دار خواہ وہ کیسا ہی ذی رائے تجربہ کار ہو اسکو ممبر نہ بنایا جائے دور اندیشی سے نہایت ہی بعید ہے۔ اسکا ثبوت نہ اسلامی تاریخ میں ملتا ہے نہ جدید پولیٹیکل اکانومی اسکی مؤید ہے۔ بجائیکہ گورنمنٹ کی کونسلوں کے جتنے اعلیٰ ارکان ہیں سب تنخواہ دار ہیں۔ ہاں یہ بہت مناسب ہے کہ جسوقت کسی تنخواہ دار ممبر کے متعلق کوئی کارروائی پیش ہو اُسوقت اُس کو شریک نہ کرنا یا ہونا چاہئے۔ بہرحال یہ شورش گو کسی نیت سے کی گئی (جسکا علم خدا کو ہے) تاہم بحکم فی الحرکة برکة ایک حد تک مفید ہوگی کہ کارکنان انجمن ذرہ زیادہ بیداری سے پہونک پہونک کر قدم رکہیں گے۔ ہماری رائے کو کوئی صاحب تجربہ مولویانہ رائے نہ سمجھے تو ہم یہ کہنے سے باز نہیں آسکتے کہ کام کرنا مشکل ہے اعتراض کرنا آسان ہے۔ ہاں ہم یہ بہی مانتے ہیں کہ کارکنان انجمن سے ممکن ہے کئی قسم کی غلطیاں ہوئی ہونگی۔ لیکن انسان کی فطرت ہی جب ایسی ہے کہ خدا کے سامنے عبادت میں کھڑا ہو کر بہی سہو و نسیان اس سے نہیں چہوٹتا تو اور کس وقت الگ ہو سکتا ہے۔ تو انکی تلافی بہی نرمی اور صلح جوئی سے ہو سکتی ہے نہ کہ بدگوئی اور جنگ جوئی سے۔ بہرحال ہم ممبران انجمن کو نیک صلاح دیتے ہیں کہ جنگ کے دی آشتی کن نہ انکہ بدعا فلاں + (یہ مثل مشہور اول جنگ آخر آشتی)
(ایڈیٹر)

غریب فنڈ

اس ہفتہ مندرجہ ذیل احباب نے اعانت فرمائی۔

مولوی الٰہ بخش صاحب واعظ نظام والہ ضلع فیروزپور (سائل) ..	۸/
مستری عبدالرحمان عبید اللہ صاحب صندوق ساز امرتسر ..	۲/
منشی سراج الدین صاحب لداخ ..	عہ/
منشی امیر الدین گرداور برود ریاست کوٹہ ..	۴/
عبدالرحمان عرف ودہا داکٹرہ رام گڑہیاں امرتسر (سائل) ..	۸/
فتوے فنڈ	۱/
بقایا سابقہ	۷/

* پھر ایسی بے جا گھبراہٹ کیوں ہے؟ آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا (اڈیٹر)

فتاویٰ

س نمبر ۱۱۰ - بوقت دعا بحرمت یا بوسیلہ یا بطفیل کے لفظ پکار کر اور اشارہ کسی اولیا کرام یا صحابہ کرام وغیرہ کی طرف رکھکر کہنا جائز ہے یا نہیں؟

مستری عبدالحق کنٹریکٹر از جہلم

ج نمبر ۱۱۰ - بطفیل یا بحرمت کہنے میں علماء کا اختلاف ہے مگر راجح یہ معلوم ہوتا ہے کہ نہیں چاہیئے کیونکہ کسی آیت یا حدیث میں ایسا نہیں آیا کہ خدا یا رسول نے ایسا کہنے کی تلقین فرمائی ہو۔

س نمبر ۱۱۱ - بوقت جماعت نماز ایک آدمی رکوع صحیحہ میں داخل ہوا اُسکی رکعت بجا ہوگی یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۱ - رکوع میں ملنے سے رکعت کے ہونے میں علماء کا اختلاف ہے جمہور علماء رکعت کا شمار کرتے ہیں۔ خاکسار راقم اثم رکعت محسوب نہیں کرتا کیونکہ دو رکن (قیام اور قرأت) کا عدم ہوتا ہے جو منصوص ہیں۔

س نمبر ۱۱۲ - نیلامی کا مال لینا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۲ - نیلامی کا مال لینا جائز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نیلامی کی تھی۔ اسکو بیع من یزید کہتے ہیں۔

س نمبر ۱۱۳ - جماعت میں قرأت کے وقت امام سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھکر کوئی صورت اول سی یا بعد سے جوڑ سکتا ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۳ - جوڑ سکتا ہے۔ موجودہ ترتیب قرآنی کا لحاظ رکھنا یعنی اسی طرح پڑھنا کوئی فرض واجب نہیں۔

س نمبر ۱۱۴ - نماز کے فرضوں کے بعد بیٹھکر دعا یا ورد وظائف پڑھنے میں بہت عرصہ بیٹھا رہنا حالانکہ نماز ابھی باقی ہے جائز ہے یا ناجائز؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۴ - جائز ہے۔ فرض اور سنتوں میں وقفہ کرنا سنت ہے وقت کے اندر اندر پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ اسکے مٹکٹ داخل غربِ فنڈ۔

س نمبر ۱۱۵ - اکثر لوگ آریا کہتے ہیں کہ تمہارے آدم علیہ السلام کو کل سات ہزار سال کا عرصہ ہوا ہے اور ہمارے وید کروڑوں سال سے لکھے آتے ہیں اسی سے معلوم ہوا کہ اسلام نیا مذہب ہے اور ویدک قدیم مذہب ہے۔

الراقم شہاب الدین از حکیم کرن

ج نمبر ۱۱۵ - کسی آیت یا صحیح حدیث میں یہ نہیں آیا کہ حضرت آدم کو پیدا ہوئے سات ہزار یا آٹھ ہزار سال ہوئے ہیں اور اگر ہو بھی تو اس سے کیا ہوتا۔ دنیا کی پیدائش اور چیز ہے مذہب کی سچائی اور چیز ہے۔ ویدوں کی کروڑہا سال کی عمر کا بھی کچھ ثبوت نہیں مفصل بحث ہمارے رسالہ حدوث دنیا میں دیکھو۔

س نمبر ۱۱۶ - ڈاڑھی منڈانیوالا مسلمان کہلا سکتا ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۶ - ڈاڑھی منڈانیوالے کو اگر خدا و رسول پر ایمان ہے تو مسلمان کہلا سکتا ہے مگر گنہگار ہے۔

س نمبر ۱۱۷ - جو شخص سونے کا زیور پہنکر نماز پڑھتا ہے اُسکی نماز قبول ہوجاتی ہے یا نہیں؟ اگر نماز ہوجاتی ہے تو اس کے ساتھ مسلمانوں کو السلام علیکم کہنا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۷ - سونے کا زیور پہننا مردوں کو سخت گناہ ہے مگر نماز میں شاید خرابی نہ ہوگی۔ اسکے ٹکٹ داخل غرب فنڈ۔

س نمبر ۱۱۸ - اپنا دوست بکر ناخواندہ کے ہمراہ زید نے کسی گاؤں کا رستہ لیا اور وہاں جاکر زید نے اپنی برادر زادی کا نکاح بدون طلاق خاوند اول عمر سے کرا دیا ہے۔ عمر تو پہلے نکاح سے ناواقف ہی تھا۔ زید باوجود قاضی دو گاؤں کا اور نابینا اور امام مسجد اور حافظ قرآن شریف ہونے کے اب اسکو پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا امام ہو سکتا ہے۔ نیز ہمراہ شدہ دوست بکر ناخواندہ کا نکاح بوقت نکاح عمر کے وابستہ شامل تھا) اور زید کا نکاح جو دوبارہ نکاح عمر کے ساتھ پڑھانے سے فسخ ہوا۔ کب اور کس صورت سے پڑھایا جاسکتا ہے اور تعزیر شرعی زید اور بکر ناخواندہ کے حق میں علیحدہ علیحدہ کیا ہے؟

محمد نصیب بمقام قاضی چک ضلع گورداسپور

ج نمبر ۱۱۸ - اس قسم کے مسئلوں میں جبتک فریق ثانی کا بیان نہ سنا جائے صحیح فتوے نہیں دیا جاسکتا۔

س نمبر ۱۱۹ - زید مر گیا اور اس نے چھوڑا دو پوتا اور دو پوتی اور ایک دختر متوفی کے مال سے کتنا کتنا کس کو ملیگا؟

ج نمبر ۱۱۹ - زید کے مال کے حصے بتفصیل ذیل ہونگے

مسئلہ ۱۲

میت

یعنی کل مال کے حصے ۱۲ ہونگے جنمیں سے ۶ یعنے نصف مال دختر کا اور باقی نصف پوتے پوتیاں کا۔ پوتے کو پوتی سے دگنا۔

لمہ قیمت ۲ر

انتخاب الاخبار

افسوس کہ اہلحدیث کے ایک قدردان بابو محمد حسین صاحب سوہانپوری فوت ہوگئے۔ آپ کے صاحبزادہ ناظرین سے نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔

محمد اسحاق حسین صاحب تیلی باڑہ اپنے والد کیلئے ناظرین اہلحدیث سے نماز جنازہ اور دعائے خیر کی درخواست کرتے ہیں۔

شہر پشاور میں ۱۴ ماہ حال کو پولیس نے ۱۱۲ آفریدیوں کو لوٹ مار کے جرم میں گرفتار کیا تھا۔ معلوم ہوا کہ ان میں سے صرف ۴۰ چالیس آدمی آفریدی جرگوں میں سے تھے۔ باقی سب ضلع پشاور کے بدمعاش تھے۔ جرگہ کے اقرار کرنے پر کہ جسقدر لوٹ میں افریدیوں نے نقصان کیا ہے وہ تین ہفتہ کے اندر ادا کریا جائیگا۔ یہ ۴۰ آفریدی رہا کردیئے گئے۔

۱۴ ماہ حال کی لوٹ مار کے بعد سب آفریدیوں کو ریلوے ٹرین میں سوار کرکے جمرود پہنچا دیا گیا جہاں سے وہ اپنے علاقہ کو چلے گئے۔ (یہ خاطر کس خدمت کے عوض ہے)

تمام جشمعی میں بارش ہونے کے بعد قحط زدہ علاقوں میں جو فصل ربیع بوئی گئی تھی اس کے لئے بارش کی ضرورت ہے اگر بارش نہوئی تو یہ فصلات برباد ہوجائینگی۔ پنجاب کے جنوبی اور وسطی اضلاع میں بارش کی نہایت سخت ضرورت ہے

نیشنل کانگریس کی کنونشن کا جلسہ ۱۷۔ اور ۱۸ ماہ اپریل آئندہ کو الہ آباد میں منعقد ہوگا

جاپان اور چین کا جھگڑا طے ہوگیا چین نے جاپانی جہاز "تسو مارو" چھوڑدیا۔ مگر سامان جنگ نہیں چھوڑا۔ اوس کی قیمت معہ تاوان جاپان کو ادا کردی۔ جاپان نے یہ اقرار کرلیا کہ وہ چین میں ناجائز ہتھیاروں کی تجارت کو بند کردیگا۔ جب رہا شدہ جہاز نے جاپانی جھنڈا بلند کیا تو چینی جہازوں نے حسب قاعدہ ستمرہ سلامی دی۔

بابعالی نے مقدونیہ میں غیر ملکی افسروں کو سات سال تک ملازم رکھنا منظور کرلیا

طاعون ہفتہ مختتمہ ۲۲ ماہ رواں میں طاعون سے کل ہندوستان میں ۲۸۳۹ موتیں ہوئیں۔ ان میں سے پنجاب میں ۱۹۵۹ موتیں ہوئیں۔

کلکتہ قحط فنڈ میں پچاس ہزار روپے چندہ جمع ہوگیا۔ مہاراجہ دربھنگا نے ۱۲ ہزار روپے چندہ میں دیئے۔

مصر کے صوبہ بربرا میں مویشیوں کے چرنے پر ایک انگریز مسمی ہلبرٹ اور بدوؤں کا تنازعہ ہوگیا۔ بدوؤں نے مسٹر ہلبرٹ کو قتل کرڈالا۔

ایک شریف اور فیاض انگریز نے علی گڈھ کالج کو ایک ہزار روپے کا چندہ دیکر پانسو تعمیر مسجد میں اور پانسو روپے محسن الملک فنڈ میں داخل کئے جانے کی خواہش ظاہر کی۔ اس فیاض انگریز نے اپنا نام ظاہر کرنے کی مخالفت کردی۔ واقعی سچی فیاضی اسی کا نام ہے۔

مولائے حفیظ کے عہد و پیمان کی نسبت فرانسیسی جرنل کو شبہ ہے۔ اوس نے کہلا بھیجا ہے کہ اپنے معتبر قائد عہد و پیمان کے متعلق گفتگو کرنے کی غرض سے ہمارے کیمپ میں بھیجدو۔

ایک روسی مسلمان اخبار نویس اسلامی دنیا کی سیاحت کی غرض سے روانہ ہوا ہے۔ اوس کا ارادہ ہے کہ وہ اپنے دوران سفر میں ایک سفری اخبار نکالتے رہیں۔ جس کا پروگرام یہ ہوگا۔ کہ سرزمین مصر سے عربی زبان میں دس پرچہ ہفتہ وار۔ ایران سے فارسی زبان میں دس پرچہ ہفتہ وار۔ ہندوستان کے کسی بڑے شہر سے اردو زبان میں دس پرچہ ہفتہ وار شائع کیے جائیں گے۔ اس کا مقصد اصلی عام اسلامی کانفرنس کی دعوت شائع کرنا ہوگا۔ چنانچہ عنقریب مصر سے اخبار نکالنے کا سامان کیا جارہا ہے۔

برہمو سماج لاہور نے غریب و نادار بیواؤں کی امداد کے لئے ایک فنڈ قائم کیا۔

بمبئی میں پچھلے دنوں چار پٹھان نقب لگا کر سات ریوالور چراتے ہوئے پکڑے گئے تھے۔ عدالت نے ان میں سے دو کو دو دو سال قید اور ۲۵ ضرب بید اور ایک کو دو سال قید سخت کی سزا دی ہے۔

پشاور میں پھر طاعون نمودار ہوا ہے۔ مرض کے پھیلنے کا اندیشہ ہے۔

لودھوال (لدھیانہ) کے مقدمہ حادثہ ریلوے میں اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کو دو سال قید کی سزا ہوئی۔ اور سگنلر بری ہوگیا۔

پشاور کے ساہوکاروں بنیوں اور دوکانداروں وغیرہ نے ملک صاحب چیف کمشنر کی خدمت میں ایک عرضداشت بدین مضمون پیش کی ہے کہ ڈاکوؤں سے محفوظ رکھنے کی غرض سے ایک زبردست فوجی گارد شہر میں متعین کیا جائے۔ سنا ہے کہ اسپر پولیس کے سو سپاہی اور بڑھا دئے گئے۔

صوبہ مدراس کے مقام تناولی میں ۱۲ مارچ کو سخت ہنگامہ ہوا۔ پولیس کے فیروں سے چار آدمی قتل ہوئے۔

کانپور کی ڈسٹرکٹ کمیٹی نے امداد قحط زدگان کیلئے ۴ ہزار روپیہ جمع کیا ہے۔

ضلع کمبری میں ایک جلسہ ہوکر امداد قحط زدگان کیلئے ۲ ہزار روپیہ کا چندہ فراہم ہوا

اٹلی کے ایک مقام گنونا میں ایک شخص مسمی گاساٹو نے نبوت کا دعوی کیا ہے۔ اسکا لباس قدیم وضع کا ہے اور نہایت جوش اور صداقت کے ساتھ تقریر کرتا ہے۔ اوسکے پیرؤں کا طبقہ روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔

حل طلب معمہ انعامی دوسو روپیہ نقد

دو سو روپیہ نقد دفتر پیسہ اخبار لاہور میں امانت رکھدیئے گئے ہیں جو معمہ ذیل کے حل کرنے والے کو انعام دیئے جاوینگے بشرطیکہ وہ کم از کم ایک پاکٹ کیس ادویات بھی خریدے۔ معمہ یہ ہے:-

"اس اشتہار میں ایک تین حرفی لفظ درج ہے جس کو صحیح و سالم رکھا جانے تو سوگند کے معنے دیتا ہے۔ اور اگر اسکا پہلا حرف اڑا دیا جائے تو زہر قاتل کے معنے نکلتے ہیں۔ بتاؤ وہ لفظ کونسا اور اشتہار میں کس جگہ موجود ہے"؟

نوٹ:- حل معمہ کے ساتھ ہی اڑھائی روپیہ قیمت پاکٹ کیس ادویات بذریعہ منی آرڈر ۲۵- اپریل ۱۹۰۸ء تک بہ مینجر شفاخانہ جوہر امرتسر کے پتہ پر آنے چاہئیں۔ جن کے وصول ہونے پر پاکٹ کیس ادویات بذریعہ پارسل روانہ کر دیا جاویگا۔ اور دوسو روپیہ انعام ۳۰- اپریل ۱۹۰۸ء کو دیا جاویگا۔ اور اگر ایک سے زائد اصحاب نے صحیح جوابات روانہ کئے تو معمہ بمساوی سے تقسیم ہوگا یا بذریعہ قرعہ اندازی۔ حل کنندگان معمہ کی کثرت رائے پر [illegible]۔ حل معمہ کے ساتھ ہی اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ مگر یاد رہے کہ جب تک قیمت پاکٹ کیس وصول نہ ہوگی۔ کوئی شخص انعام کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

ایک ہزار روپیہ نقد

علاوہ قیمت واپس کر دینے کے اس شخص کو دیا جاویگا۔ جو اس پاکٹ کیس کی ادویات کو غیر مفید اور بے سود ثابت کر دے۔ اگر (خدانخواستہ) ہم قیمت واپس کرنے یا ایک ہزار روپیہ ادا کرنے میں پس و پیش کریں تو بموجب اس اعلان کے وہ بذریعہ عدالت وصول کر سکتے ہیں۔ اب آپ کو بھی قسمت سے کہ یا تو انعام حاصل کریں یا پاکٹ کیس ادویات سے فائدہ اٹھائیں۔

سابقہ انعامات حل معمہ جات

[illegible]

انعام بیسویں سالگرہ شفاخانہ

[illegible]

اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق یعنی پاکٹ کیس ادویات جوہری

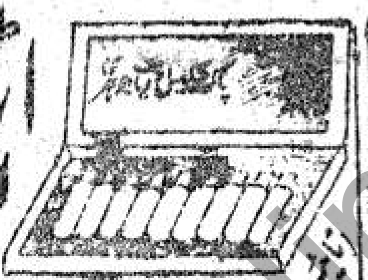

موجب صحت حضور [illegible] ارسطو [illegible] وزیران و عہدہ داران [illegible]

خدا کا شکر ہے کہ اس پاکٹ کیس کے ذریعہ آجتک مختلف امراض کے ایک لاکھ سے زیادہ مریض شفا پا چکے ہیں۔ جس ڈاکٹر یا حکیم کے پاس یہ بکس ہو اسکو حتے الامکان کسی اور نسخہ کا ترددِ دکھانا نہیں پڑیگا۔ جس عیالدار کے پاس یہ بکس ہو اسکو کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہوگی۔ اس عجیب و غریب پاکٹ کیس میں مختلف پچاس سے زیادہ بیماریوں کیلئے بہترین ادویات موجود ہیں۔ اس کا یہ ترکیب [illegible] جاتا ہے ایسا عام فہم ہے جو ہر ایک کی سمجھ [illegible] ۔ [illegible] یونانی ادویات [illegible] تیار کیا گیا ہے جو اگر [illegible]

[illegible] جو خلق خدا کو [illegible] ۔ [illegible]

امراض: [illegible]

[illegible]

ملنے کا پتہ ڈاکٹر جوہر ایل ایم ایس رحمٰن اینڈ فرینڈس امرتسر (پنجاب)

[illegible] مطبع [illegible] امرتسر میں چھپا